دیکھئے کہ قہقہے کا آغاز ہی اس وقت ہوا جب انسان نے حیوان کی میکانکی زندگی سے نجات پائی - حیوانی زندگی کا مابہ الامتیاز جنگ اور طبعی رجحان کا تسلط تھا - یہاں تخیل محض جنگ کے سائے کی حیثیت رکھتا تھا - انسانی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ یہ ہے کہ اس کے تخیل نے طبعی رجحان سے اپنا دامن جھٹک کر علیحدہ کر لیا اور طبعی رجحان کے میکانکی عمل کو ایک تماشائی کی حیثیت سے دیکھنے لگا - اس عمل سے انسان کو اس بات کا اچانک احساس ہوا کہ اس کی جذباتی زندگی تو بڑی لغو اور بے معنی سی چیز ہے - اس احساس نے اس کے قہقہے کو تحریک دی ——

مگر جیسا کہ ہم نے ابھی ابھی عرض کیا ہے "اولین" انسان کے اس قہقہے میں شدت اور گونج تو بہت تھی لیکن گہرائی اور لطافت کا فقدان تھا - اس کا مزاح زیادہ تر عملی مذاق (Practical Jokes) تک محدود تھا یا پھر وہ ان باتوں کو نشانۂ تمسخر بناتا تھا جو اس کے اپنے ماحول سے مختلف تھیں - آج بھی اجنبیوں خاص طور پر سفید لوگوں کے لباس، چال، میل جول اور عادات و اطوار کی نقلیں کرنا وحشی قبیلوں میں بہت عام ہے اور ان پر دل کھول کر قہقہے لگائے جاتے ہیں ——— نہ صرف قہقہے بلکہ بعض اوقات تو یہ لوگ مارے ہنسی کے تالیاں بجانا اور پاؤں کو زور زور سے زمین پر پٹخنا بھی شروع کر دیتے ہیں ——— دور کیوں جائیے یہاں پنجاب کے دور دراز دیہات میں آج بھی